Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارُالافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳کلومیٹرفیروزپورروڈنزدکاہنہ نو،لاہورپاکستان
۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱ ، ۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰

دار الافتاء کاجواب پوچھے گئے سوال کے مطابق ہوتا ہے سوال کی پوری تفصیل صحیح صحیح بتاناپوچھنے والے کی ذمہ داری ہے۔سوال میں غلطی یاکمی کی صورت میں جواب کالعدم سمجھاجائے۔

حوالہ نمبر:	فتوی نمبر: ۶/۷۶	سائل:	مجیب: محمد طارق محمود
مفتی: مفتی محمد نوید خان صاحب	مفتی:		
کتاب:	باب:	تاریخ ہجری: ۲۵/ ۱۲/ ۱۴۴۵ھ	تاریخ عیسوی: ۲/ ۶/ ۲۰۲۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترم مفتی صاحب زید مجدہ

ایک استفتاء اور اس کے جواب میں لکھا جانے والا رسالہ "الدر الثمین" اور مزید کچھ تحریرات ارسال خدمت ہیں۔ان کے بارے میں دار الافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا فتوی درکار ہے۔جزاکم اللہ تعالی خیرا

مولانا حمزہ احسانی،لاہور

الجواب حامدًا ومصليًا

تجلیات صفدر: ۱/ ۵۶۳ – ۵۷۸ میں مضمون **"کھلا خط بنام ابو ریحان عبد الغفور دربارۂ یزید"** ہے۔اس کا بالاستیعاب بغور مطالعہ کیا گیا ہے۔یہ خط دراصل ناصبی عقائد کے حامل مکتوب الیہ کے ایک خط کا جواب ہے۔اس مضمون کا مرکزی نکتہ یزید کے بارے میں مکتوب الیہ کے عقیدے پر نقد ہے۔یہ مضمون الزامی رنگ میں لکھا گیا ہے،کیونکہ مباحثے میں یہ اسلوب زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔اس مضمون میں تاریخی روایات کے قدر مشترک سے مخاطب کو الزام دینا مطلوب ہے ، اور یہ قدر مشترک بقول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) رحمہ اللہ، تقریباً حد تواتر کو پہنچتا ہے۔(دیکھیے: معارف شیخ:۱/ ۶۷) اس مضمون میں بعض
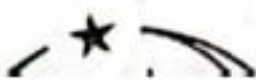
روایات ابن کثیر رحمہ اللہ کی البدایہ کے حوالے اور اعتماد پر نقل کی گئی ہیں، اور مقصود اصلی یزید کے بارے میں غلو کا ازالہ ہے۔ یہ اس مضمون کا پس منظر اور غرض ہے۔ اسی تناظر میں اسے دیکھنا ہوگا۔

ناصبیت اہل سنت والجماعت سے الگ ہے۔ مثلاً ان کا ایک بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ یزید امیر عادل بر حق تھا۔ اور اس کے مقابل حضرت حسین رضی اللہ عنہ باغی تھے، اور ان کے ساتھ جو ہوا درست ہوا! نعوذ باللہ من ذلک! اس موضوع پر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (۱۲۴۸ - ۱۲۹۷ھ) قدس سرہ کا مضمون "شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ اور کردار یزید" کافی شافی ہے۔

ملتان کے ایک صاحب نے تجلیات صفدر کے اس مضمون سے دو روایات نقل کر کے جو استفتاء مرتب کیا ہے اسے بھی بالاستیعاب بغور پڑھا گیا۔ اس میں سائل نے مبہم انداز اختیار کیا ہے۔ تجلیات صفدر کے مضمون نگار کا واضح طور پر ذکر نہیں کیا۔ یہ نہیں بتایا کہ اس مضمون میں کسی خط کا جواب ہے۔ نہ یہ بتایا کہ مکتوب الیہ کس خیال کا حامل ہے۔ نہ یہ بتایا کہ یہ کلام تحقیقی ہے یا الزامی؟ قائل کا اعتقاد کتنی بات پر ہے اور کتنی بات مخاطب کے اسکات کے لیے لکھی گئی ہے، کتنی بات اصالتاً تحریر ہے اور کتنی بات ضمناً اور تبعاً آئی ہے؟ نہ دونوں روایات کے بعد البدایہ کا حوالہ ذکر کیا۔ نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعاء کا ذکر کیا۔ نہ مضمون کا مرکزی نکتہ ظاہر کیا۔ اس انداز کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سؤال کا مجموعی تاثر اور تجلیات صفدر کے مضمون کا مجموعی تاثر ایک دوسرے سے بہت مختلف ہو گئے۔ اگر سائل کو کسی کی شخصیت کے بارے میں فتوی درکار تھا تو اس کا نام صاف طور پر ذکر کر کے تحریر کا پس منظر بتانا چاہیے تھا، اور اگر کسی تاریخی روایت کی فی نفسہ تحقیق مطلوب تھی تو سؤال کے آغاز میں مبہم طور پر کسی شخصیت کا ذکر کیوں کیا گیا؟ الغرض یہ سب سقم سؤال میں موجود ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ایسے ناقص سؤال کا جواب لے کر کسی عامی پر بھی طعن کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی، چہ جائیکہ کسی بڑے عالم پر طعن ہو سکے!

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی (۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء - ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء) نور اللہ مرقدہ کی ثقاہت وسیادت علمائے اہل سنت والجماعت میں مُسلّم ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید (م ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آنجناب کی کتاب تجلیات صفدر جلد اول کافی دنوں سے آئی رکھی تھی۔۔۔ اس کتاب کے کچھ مضامین تو رسائل میں پڑھ چکا ہوں۔ اب جو کتاب آئی تو قریباً بالاستیعاب پڑھا۔ سوائے ان مضامین کے جو مجھے پہلے سے مستحضر تھے۔۔۔ مضامین سارے لائق قدر ہیں، لیکن بعض مضامین بالکل اچھوتے ہیں۔۔۔ اسی طرح تین طلاقیں اور حلالہ اور دوسرے

بعض خطوط جو مختلف لوگوں کے نام آپ نے لکھے ہیں ان سے ان کے عقائد کا لوگوں کو علم ہو جائے گا۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (تجلیات صفدر: ۱/۳۴)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین چکوالوی (م ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۴ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امین ملت ترجمان اہل سنت وکیل حنفیت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی کی وفات حسرت آیات سنی ملت کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ (حق چاریار: ص ۱۵، خصوصی اشاعت)

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر (م ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی اہل سنت والجماعت بلکہ اہل اسلام کے لیے اللہ تعالی کی نعمت عظمی تھے، کیونکہ انھوں نے صرف سنت کی حفاظت کے لیے اہل بدعت سے ہی ٹکر نہیں لی، بلکہ تمام ادیان باطلہ کے حملوں سے دین اسلام کو بچانے کے لیے اپنی جان، مال، عزت وآبرو کو صرف کیا اور اسی حفاظت دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ ان کی مد مقابل پر گرفت ایسی تھی کہ اس کو بھاگنے کا موقع نہیں ملتا تھا اور علمی گیرائی اور گہرائی کا کسبی ہونے سے زائد اللہ تعالی نے وہبی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ (الخیر: ص ۷۵، خصوصی اشاعت)

حضرت مولانا سلیم اللہ خان (م ۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر فتن دور میں سلف صالحین کے صحیح مسلک، اہل سنت والجماعت کے صحیح عقائد کی حفاظت، باطل نظریات اور من گھڑت افکار کی نشان دہی اور ان کا تعاقب کرنے کی خاص توفیق اللہ جل شانہ نے اپنے بعض خاص بندوں کو عطا فرمائی۔ مولانا ان ہی باتوفیق رجال علم میں سے تھے۔ (الخیر: ص ۱۵، خصوصی اشاعت)

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود (م ۱۴۴۱ھ / ۲۰۲۰ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے ۔ مولانا محمد امین صفدر نے اپنی پوری زندگی اس پیغام کے لیے وقف فرمادی جس پیغام کو عام علماء نے مصالح کے پردے میں لپیٹا ہوا ہے۔۔۔۔۔ دین کو واقعی انھوں نے امانت سمجھا اور اس امانت کو ادا کر کے چلے گئے اور دنیا آج بھی اس امین کو یاد کر رہی ہے۔ (مصدر سابق: ص ۹۱)

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر (م ۱۴۴۲ھ / ۲۰۲۱ء) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلاشبہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اپنے دور کے عظیم انسان تھے۔ اللہ تعالی نے انھیں خداداد حافظہ اور قابل رشک حسن بیان کی سعادت سے سرفراز فرمایا تھا۔ عام طور پر آدمی کوئی کسی ایک فن اور ایک شعبے کا ماہر متخصص ہوتا ہے، لیکن ہم نے حضرت مولانا کو قریب سے دیکھا اور خوب دیکھا کہ وہ ہر موضوع پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ جس عنوان اور

موضوع پر بولتے یا لکھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ انھوں نے زندگی بھر صرف اور صرف اسی ایک موضوع پر تیاری کی ہے۔جب وہ بولتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ علوم وفنون ان کے سامنے پرا باندھے کھڑے ہیں۔۔۔۔مولانا کے کمالات اور خداداد صلاحیتوں کو دیکھنے پر بے اختیار جی میں آتا ہے کہ بلاشبہ آپ آیت من آیات اللہ تھے۔ورنہ بظاہر یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ زندگی بھر عصری مدارس میں پڑھانے والے آدمی کو حدیث ،اصول حدیث،رجال حدیث،فقہ،اصول فقہ اور مذاہب عالم پر اس قدر دسترس؟اسی طرح یہ بھی عقل وفہم سے ماوراء ہے کہ ہر مذہب کے اصول وفروع اور ان کے ہر جدید وقدیم اعتراض کا جواب اور وہ بھی نوک زبان پر!کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں!(مصدر سابق:ص۵۶)وکفی بہم قدوۃ!

شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ کا جواب الدر الثمین مطالعہ کیا گیا۔جواب باصواب اور اسم بامسمی ہے۔اللہ تعالی ہمیں سنت اور اہل سنت کا دامن تھامے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد نوید عفی عنہ

محمد نوید خان عفی عنہ
استاذ الحدیث ومفتی
دارالافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر،لاہور

محمد طارق محمود عفی عنہ
محمد طارق محمود عفی عنہ
مدرس ومعین مفتی
دارالافتاء جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
۱۴۴۵/۱۱/۲۲ھ
۲۰۲۴/۵/۳۱ء

اس جواب پر حافظ عبید اللہ کا ایک تبصرہ نظر سے گزرا۔ جس انداز کا یہ تبصرہ ہے اس پر اسی انداز کا ایک تبصرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن غیر ضروری بلکہ غیر مفید سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے اور یہ کہنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے: قل کل یعمل علی شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدی سبیلا۔

محمد طارق محمود
۱۴۴۶/۲/۵ھ
۲۰۲۴/۸/۱۱ء